إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۳ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۵۲

کیا گائے ذبح کرنے کے خلاف قانون بنایا جائے گا؟

ہندو اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ چند سرکردہ ہندوؤں نے حال میں گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور ہندوستان میں گئوہتیا کو روکنے کے لئے قانون بنانے کے سوال پر تبادلۂ خیالات کیا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

"مہاتما گاندھی اس بارے میں مفصل سکیم تیار کر چکے ہیں۔ چونکہ پروفیسر دنود ہندوستانی علم منطق اور فلسفہ کے ماہر ہیں۔ اس لئے مہاتما جی نے انہیں دعوت دی ہے کہ وہ کچھ عرصہ ان کے پاس رہ کر تبادلۂ خیالات کریں"

اس میں شک نہیں۔ کہ نہ صرف متعصب ہندوؤں کی بلکہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے بڑے بڑے دعوے کرنے والے سیاسی لیڈروں حتٰے کہ گاندھی جی کی بھی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے۔ کہ ہندوستان میں گائے کا ذبح کرنا بند کر دیا جائے لیکن اس کی صورت وہ یہی بتاتے رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو رضامند کر کے یہ مقصد حاصل کیا جائے۔ اور یہ نہایت معقول بات ہے۔ جب مسلمانوں کو مذہبی اور معاشرتی لحاظ سے گائے ذبح کرنے کا حق حاصل ہے۔ اور وہ اس حق کو استعمال کرتے چلے آ رہے ہیں۔ تو اس سے انہیں محروم کرنے کی پُرامن اور نتیجہ خیز صورت یہی ہو سکتی ہے۔ کہ جبر اور تشدد کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ حسنِ سلوک اور روادارانہ تعلقات کے ذریعہ ان کی رضامندی حاصل کی جائے۔ اور اب ہندوستان کے کئی صوبوں میں کانگرسی وزارتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جو گاندھی جی کے ہر اشارہ پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتی ہیں۔ مسلمانوں کو ممنونِ احسان بنا کر دوستانہ تعلقات کی استواری کی خاطر کسی ایثار اور قربانی کے لئے رضامند کر لینا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس پہلو کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ:۔

"گئوؤں کی رکھشا کا کوئی انتظام ہو۔ لیکن یہ بغیر قانون کی امداد کے ممکن نہیں" اور ادھر یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ:۔

"یہ خبر باعثِ اطمینان و مسرت ہے۔ کہ مہاتما گاندھی جی گئو رکھشا کے قانون کی ایک سکیم مرتب کر رہے ہیں"

گویا ان صوبوں میں جہاں کانگرسی وزارتیں قائم ہیں۔ گاندھی جی کے ارشاد کے ماتحت ایسا قانون نافذ کر دیا جائے گا۔ جس کی وجہ سے گائے کا ذبح کرنا جُرم قرار پا جائے۔ اور جو لوگ اپنی ضرورت کے لئے گائے ذبح کریں۔ انہیں مجرم ٹھہرا کر سزا دی جائے۔

معلوم نہیں۔ گاندھی جی کے متعلق جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ وہ کہاں تک درست ہے۔ لیکن اگر اس میں حقیقت کا کچھ بھی شائبہ پایا جاتا ہے تو اول تو ایسی صورت میں جبکہ حکومت کو فوجی اور دوسرے انگریزوں کے لئے گائے کشی کی ضرورت ہوتی ہے اس قسم کا قانون رائج کس طرح ہو سکے گا۔ اور اگر اس کا نفاذ صرف مسلمانوں کے لئے ہو گا۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کے قلوب پر یہ ایک ایسا چرکہ لگے گا۔ جو کبھی مندمل نہ ہو سکے گا۔ اور یہ کانگرسی وزارتوں کے لئے بھی کوئی مفخر کی بات نہ ہوگی۔ کہ مسلمانوں کو اپنی قلت اور کمزوری کا خمیازہ اس بری طرح بھگتنے پر مجبور کریں۔

تعجب ہے۔ کہ ہندو صاحبان جو ہندوستان کی مکمل آزادی اپنا نصب العین بتاتے ہیں۔ ایسی حالت میں جبکہ موجودہ وزارتوں کو پنڈت جواہر لال صاحب نہرو صدر کانگرس کی حیثیت سے بالکل بے حقیقت قرار دے چکے ہیں۔ کیوں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ جن میں اگر ان کو کامیابی ہو بھی جائے۔ تو ہندوستان کی موجودہ حالت پر نہ صرف کوئی خوشگوار اثر نہیں پڑے گا۔ بلکہ وہ اور زیادہ پیچیدہ ہو جائے گی۔ اس قسم کے متنازعہ فیہ امور کو اس وقت پر اٹھا رکھنا چاہیئے۔ جب ملک کی خوشحالی اور فارغ البالی کے دیگر مراحل طے ہو جائیں۔ اور اکثریت اقلیتوں کو اپنے حسنِ سلوک سے اس درجہ مطمئن کر دے۔ کہ وہ اس کی خاطر بخوشی تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو جائے۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ضروری اعلان

نظارت ہذا نے امیدواران امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپروائزر صاحبان کی خدمت میں سوالات کے پرچے ارسال کر دیئے ہیں۔ امیدواران ان سے مل کر امتحان کے وقت اور جگہ کا فیصلہ کر لیں۔ تاریخ پہلے سے مقرر ہے۔ نیز اس ضمن میں امیدواروں سے گزارش یہ ہے۔ کہ وہ امتحان میں ضرور شریک ہوں۔ اور امتحان سے غیر حاضر نہ ہوں۔ بلکہ اگر کسی امیدوار کو کسی عذر پر مذبذب دیکھیں تو اسے تحریک کر کے امتحان میں ضرور شامل کرائیں۔ اس سال کے امتحان میں جماعت احمدیہ کوئٹہ اور لاہور چھاؤنی کی مساعی قابلِ تعریف ہیں کیونکہ ان کی طرف سے کافی تعداد میں امیدوار شامل ہو رہے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

احباب سے ضروری گزارش

بعض احباب نے درخواست کی تھی۔ کہ ان کے چندہ امانت فنڈ تحریک جدید کو بمد واپسی قرضہ وظائف میں منتقل کرا لیا جائے مگر چونکہ امانت میعادی تھی اس لئے ان کی امانت کا روپیہ کسی دوسری مد میں تین سال تک منتقل نہیں کرایا جاسکتا تھا۔ اب چونکہ دو ماہ تک تین سال پورے ہو کر ایسے دوستوں کو روپیہ واپس ملنے والا ہے۔ اس لئے ایسے احباب جنہوں نے خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے بطور قرضہ حسنہ تعلیمی روپیہ حاصل کیا ہوا ہے۔ وہ اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ اور قرضہ کے بار سے سبکدوش ہونے کے لئے میری وساطت سے سکرٹری صاحب امانت تحریک جدید کی خدمت میں لکھ دیں۔ کہ ان کا روپیہ بمد قرضہ حسنہ منتقل کر دیا جائے۔ امید ہے کہ احباب اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

عہدہ داران جماعتہائے مقامی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں فیصلہ فرمایا تھا کہ جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہو۔ اکیس یا اس سے زیادہ ہوں۔ وہاں صرف ایسے دوستوں کو کارکن مقرر کیا جائے جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والے ہوں اور جنکے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔ اس فیصلہ کی روشنی میں جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مقامی عہدہ داروں کی چھان بین کر لیں۔ اور جو دوست ان شرائط کو پورا نہ کر رہے ہوں۔ ان سے یا تو شرائط بالا کو پورا کرائیں یا پھر ان کی بجائے ایسے احباب کو منتخب کیا جائے جو معیار مقررہ پر پورے اترتے ہوں۔

ناظر بیت المال

سرمایہ دار احباب کے لئے نادر موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام میں لگانا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ فوراً مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1309	Dawood S/o Kofie Sckyi	Saltpond W. Africa.
1310	Abdullah " Sanich aduro	"
1311	Sumani " Bukan	"
1312	Easa S/o Kwamin Obinu	"
1313	Yaqub " Kwamin atta	"
1314	Hawa D/o Kojoe Akramia	"
1315	Ayesha " Kwesi Annansie	"
1316	Dawood S/o Kwamin Otabir	"
1317	Ishaque " Baku	"
1318	Abdullah " "	"
1319	Buker S/o nana Kojo nKun	"
1320	Fatima D/o Kojo Abam	"
1321	Suleman S/o Ibrahim Kobin Kwa-antah	"
1322	maryam D/o musa Kweku obo	
1323	Buker S/o Kojo Atta	"
1324	Adam " Kojo nKromba	"
1325	Hawa D/o Kojo Asam Kumah	"
1326	maryam D/o Adam Kofi nKumba	"
1327	Ayesha " Kobina Attajam	"
1328	Fatima " Adam Kofi nKromba	"
1329	musa S/o Kwam Commuasie	"
1330	Ayesha D/o Oda Aful	"
1331	Fatima " " "	"
1332	William Buachie Agylman S/o Binee Buacbie atansah	"
1333	Rugiyya D/o Kwa Assan	"
1334	Alisa " " "	"
1335	maryam " " "	"
1336	Fatima " Kwansah	"
1337	Alisa " Kojo aidoo	"
1338	Fatima " Kofi minsah	"
1339	Hawa " " "	"

(باقی)

عدوانِ اسلام سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سلوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو ایسا درخشان اور انسانی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا ہے۔ کہ نگاہِ انتخاب یہ تعین کرنے سے بالکل قاصر رہ جاتی ہے۔ کہ وہ کس پہلو کو لے۔ اور کس کو ترک کرے۔ آپ نے زندگی کے ہر حصہ میں ایک بے مثال نمونہ نسلِ انسانی کے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ باوجود اس بات کے کہ تیرہ سو سال گزر گئے۔ اور زمانہ اپنے کمال کو پہونچ گیا۔ پھر بھی ہر شخص خواہ وہ کسی حصۂ عالم میں رہتا ہو۔ اور کیسے ہی اعلےٰ ماحول کا تربیت یافتہ ہو۔ پھر بھی اس بات کا محتاج ہے۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایات اپنے زیرِ نظر رکھے۔ اور ان کے ماتحت اپنی زندگی کو چلائے ۔

مثال کے طور پر یہی دیکھ لو۔ کہ دنیا میں ہمیشہ باہم عداوتیں۔ اور دشمنیاں رہتی ہیں۔ ایک حکومت دوسری حکومت کے خلاف جذبۂ عناد اپنے دل میں رکھتی ہے۔ تو ایک قوم دوسری قوم کو مسل دینا چاہتی ہے۔ بادشاہ رعایا کے خلاف۔ اور رعایا بادشاہ کے خلاف نبرد آزما ہوتی ہے قتل ہوتے ہیں۔ ڈاکے پڑتے ہیں خونریزیاں ہوتی ہیں۔ ننگ وناموس پر حملے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو گرانے اور ذلیل کرنے کی کوششیں ہوتی ہیں۔ خفیہ منصوبے کئے جاتے ہیں۔ غرض ہر وہ تدبیر اختیار کی جاتی ہے۔ جس سے دوسرے کو گرایا جائے اور اس پر غلبہ اور تفوق حاصل کیا جائے۔ مگر یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے۔ صرف اس لئے کہ دل میں جذبہ عناد ہوتا ہے۔ جس کے ماتحت دیانت اور امانت اور صدق اور راستی۔ اور تہذیب اور شرافت کی تمام قیود کو بالائے طاق رکھ کر انسان ایسے افعال پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ جن سے انسانیت گھن کھاتی ہے۔ لیکن جب ہم اس ضمن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دیکھتے ہیں۔ تو بے اختیار آپ پر درود بھیجنے کو جی چاہتا ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دشمنوں سے بھی ایسا سلوک کیا ہے۔ جو توازن اور اعتدال کا بے مثال نمونہ ہے یعنی نہ تو اس میں ایسی ملائمت اور نرمی ہے۔ کہ دشمن اپنی دشمنی میں بڑھتا چلا جائے۔ اور نہ ایسی سختی اور عقوبت ہے۔ جو حدود سے تجاوز کر چکی ہو۔ حالانکہ دشمنی کے جذبہ میں بسا اوقات لوگ ایک طرف جھک جاتے ہیں۔ یعنی یا تو وہ اتنا رحم کرینگے کہ مجرم اور زیادہ دلیر ہو جائے گا اور یا ایسی سختی کریں گے۔ کہ عدل کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے تمام دشمنوں سے وہ سلوک کیا ہے۔ جس کی نظیر نہ صرف عام لوگوں میں نہیں ملتی۔ بلکہ زمرۂ انبیاء میں بھی اس کی کوئی مثال نظر نہیں آتی ۔

اس ضمن میں بعض امور ایک گزشتہ مضمون میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ آج اسی تسلسل میں بعض اور واقعات ہدیۂ احباب کئے جاتے ہیں:۔

۶۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار تھا۔ جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ خدا تعالےٰ تو فرماتا ہے۔ کہ اگر ستر بار بھی تو ان لوگوں کے لئے استغفار کرے۔ تو میں انہیں نہیں بخشوں گا۔ پھر آپ کیوں جنازہ پڑھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں ستر بار سے زیادہ مرتبہ استغفار کر لوں گا۔

۷۔ فتح مکہ کے موقعہ پر آپ کا لا تثریب علیکم الیوم کہنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آپ عفو اور درگزر میں بے نظیر تھے ۔

۸۔ آپ اپنے دشمنوں سے جس قدر محبت رکھتے تھے۔ اس کا پتہ اس آیت سے لگتا ہے۔ کہ لعلک باخع نفسك الا یکونوا مومنین ۔

۹۔ ہجرت کے وقت مدینہ جاتے ہی آپ نے امن کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ جو معاہدہ یہودِ مدینہ سے ہوا۔ اس کی ایک اہم شرط یہ تھی۔ کہ یہود کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ اور ان کے مذہبی امور سے کوئی تعرض نہ ہوگا ۔

۱۰۔ آپ نے اپنی مسجد میں ایک روز عیسائیوں کو اجازت دی کہ وہ اپنے طور پر عبادت کریں ۔

۱۱۔ اسیرانِ جنگ بدر کے ساتھ خصوصیت سے نیک سلوک کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ مسلمان خود کھجوروں پر گزارہ کرتے اور ان کو اپنا کھانا کھلاتے۔ ایک خطیب سہیل کے متعلق جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجو میں نہایت گندی تقاریر کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے کہا۔ آپ اس کے دو دانت اکھڑوا دیں۔ تاکہ اسے آئندہ کے لئے عبرت حاصل ہو۔ مگر آپ نے انکار کر دیا ۔

۱۲۔ طائف سے واپسی پر کفار نے آپ کو لہولہان کر دیا۔ حکمِ الٰہی سے ایک فرشتہ نے عرض کیا۔ کہ اجازت ہو۔ تو ابھی ان کو تباہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا۔ جو اسلام کے خادم ہوں گے ۔

۱۳۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کی والدہ کافر تھیں۔ اور ہمیشہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھیں۔ حضرت ابوہریرہ نے شکایت کی۔ تو آپ نے بجائے اظہارِ ناراضگی کے اس کے لئے دعا فرمائی ۔

۱۴۔ حضرت اسماء کی والدہ بحالتِ کفر مدینہ آئیں۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا۔ کہ میں اپنی ماں سے کس طرح پیش آؤں۔ آپ نے فرمایا۔ ان کے ساتھ نیکی کرو ۔

۱۵۔ ایک دفعہ چند یہود رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے۔ اور بجائے السلام علیکم کے السام علیکم کہا۔ یعنی تم پر موت آئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو کہا علیکم یعنی تم پر موت آئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ نرمی کرو۔ اللہ تعالےٰ ہر بات میں نرمی پسند کرتا ہے ۔

۱۶۔ نجران کے عیسائیوں سے جو معاہدہ ہوا۔ اس میں بھی یہ شرط تھی۔ کہ نہ گرجے گرائے جائیں گے۔ نہ پادری نکالے جائیں گے۔ اور نہ ان کو ان کے مذہب سے برگشتہ کیا جائے گا ۔

۱۷۔ آپ جنگ میں ہمیشہ صلح اور امن کو مقدم رکھتے۔ اور باوجود قوت وطاقت کے دشمنوں کی شرائط پر صلح کر لیتے۔ مثلاً حدیبیہ کا واقعہ ہے۔ جھگڑا ختم کرنے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے انکار کے باوجود آپ نے معاہدہ کے کاغذ سے رسول اللہ کا لفظ اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا۔

۱۸۔ آپ معاہدات کی ہمیشہ پابندی کرتے صلح حدیبیہ کے بعد ابوجندل کو واپس کر دیا۔ اور مکہ سے بھاگ کر مدینہ جانے والے مسلمانوں کو اپنے ہاں جگہ نہ دی ۔

قیامِ امن کے متعلق بے مثال تعلیم

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غیر مذاہب کے متبعین کے متعلق جو پاک تعلیم دی ہے۔ وہ مذہبی سیاسی اور تمدنی غرض ہر پہلو کے لحاظ سے نہایت پُرامن ہے۔ اور اگر مسلمان اسکو ملحوظ رکھیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ دنیا سے فتنہ و فساد دور نہ ہو۔ مثال کے طور پر:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) آپ نے حکم دیا۔ کہ تمام کتب سابقہ الہامیہ پر مجملاً ایمان لانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ (۲) آپ نے یہ اصل قرار دیا ہے۔ کہ تمام مذاہب اپنے اپنے وقت پر سچے تھے۔ (۳) آپ نے تعلیم دی ہے کہ دُوسرے مذاہب کے بزرگوں کی خوبیوں کا اعتراف کیا جائے۔ جیسے قرآن کریم نے ذالک بان منھم قسیسین ورھبانا وانھم لا یستکبرون کے الفاظ میں بعض غیر مسلموں کی تعریف کی ہے۔ (۴) آپ نے یہ اصل بھی پیش فرمایا ہے۔ کہ ہر ملک اور قوم اور امت میں خدا کے رسول اور ہادی ہوئے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (۵) پھر مذہبی طور پر آپ نے جملہ ہادیان مذاہب کی عزت محفوظ کرنے کے علاوہ یہ بھی ہدائت کی۔ کہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم۔ کہ تم کفار کے باطل معبودوں کو بھی گالی مت دو۔ تاکہ اشتعال میں آکر لڑائی اور فساد نہ ہوجائے۔

یہ اور اسی قسم کے اور بیسیوں احکام ایسے ہیں جن سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اسلام نے جنگ کی حالت میں ایسے اصول اور قواعد اختیار کرنے کی تلقین کی ہے جنہیں آج مہذب سے مہذب حکومتیں بھی اختیار نہیں کرتیں۔ اور وُہ بیسویں صدی میں پیدا ہوکر جنگ کی حالت میں ایسے مجنونانہ افعال کا ارتکاب کرتی ہیں۔ جن کو دیکھ کر خیال گزرتا ہے کہ تہذیب اور شائستگی کی شاید انہیں ہوا تک نہیں لگی۔ اطالیہ اور حبش اور چین اور جاپان کی جنگ کو دیکھو اور پھر اس نبی عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو جس نے آج سے تیرہ سو سال قبل ایسے قوانین وضع فرمائے جنکو علم وعقل کی ترقی کے باوجود آج مہذب اقوام بھی اختیار کرنے کی احتیاج رکھتی ہیں۔ اور اگر کریں تو بلاشبہ یہ دنیا جنت بن جائے۔ اور لڑائیوں اور جھگڑوں اور فسادات کا دوزخ آن واحد میں ٹھنڈا ہوجائے ؎

کیا ستاروں میں زندہ مخلوق موجود ہے

ماہرین علم الفلاک کے دو مختلف نظریے

کائنات میں آغازِ حیات کے متعلق ماہرین علم الھئیت کے نظریوں پر بحث کے ضمن میں ایک گزشتہ مضمون میں بتایا گیا تھا کہ ہماری زمین بھی دوسرے ستاروں کی طرح ایک ستارہ ہے۔ اور اسی طرح نظام شمسی میں داخل ہے۔ جس طرح دوسرے ستارے جن کے لئے سورج ایک مرکزی اور مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اور جس کے گرد وہ گھومتے اور چکر لگاتے ہیں آج ہم اس مسئلہ کے متعلق بعض محققین کے خیالات پیش کرتے ہیں۔ کہ دوسرے ستاروں میں بھی زندہ مخلوق موجود ہے۔ یا وُہ بالکل مردہ اور بے فائدہ چیزیں ہیں اس امر پر تو ماہرین علم الھیت کا کسی قدر اتفاق ہے۔ کہ ستارے اسی طرح کے کرے ہیں جس طرح کی ہماری زمین ہے۔ اور وُہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بعض ستارے زمین سے بڑے ہیں۔ اور بعض اس سے چھوٹے بعض کی عمر زمین کی عمر سے زیادہ اور بعض کی کم ہے۔ لیکن اس بات میں کہ ان ستاروں پر زندگی موجود ہے یا نہیں ماہرین علم الفلک میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ستاروں میں بھی اسی طرح آبادی موجود ہے جس طرح ہماری زمین پر۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے۔ کہ ان ستاروں میں زندگی کے کوئی آثار موجود نہیں۔ مؤخر الذکر لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ زندگی کے لئے جو لوازمات اور جو شرائط ضروری ہیں وہ ستاروں میں مفقود ہیں۔ لہٰذا یہ بات درست نہیں۔ کہ ستاروں میں بھی زندگی موجود ہے۔ مثلاً زندگی کے قیام کے لئے پانی ہوا۔ آکسیجن۔ روشنی۔ حرارت وغیرہ کی ضرورت ہے۔ اور ان کے بغیر کوئی جاندار چیز زندہ نہیں رہ سکتی۔ لیکن چونکہ ستاروں میں یہ تمام لوازمات زندگی موجود نہیں۔ یا اتنی مقدار میں موجود نہیں۔ جو کہ زندگی کو زیادہ دیر تک برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے وہاں کسی قسم کی زندگی کے وجود کو تسلیم کرنا ایک ایسا قیاس ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

اس کے بالمقابل دوسرا گروہ کہتا ہے کہ جب زمین بھی انہی دوسرے کروں کی مانند ہے جنہیں ستارے کہا جاتا ہے اور اسی نظام شمسی میں داخل ہے۔ جس میں وہ ستارے داخل ہیں۔ اور جب ظاہری لحاظ سے زمین ان کروں سے کوئی امتیازی خصوصیت نہیں رکھتی۔ تو پھر یہ باور کرنے کے لئے ہمارے پاس کیا ثبوت ہے۔ کہ زمین پر تو آبادی موجود ہو لیکن دوسرے ستارے آبادی سے محروم ہوں ؎

آفتاب کے گرد گھومنے والے ستارے سب ایک ہی نظام سے وابستہ ہیں جس طرح زمین ایک نظام کے ماتحت آفتاب سے اپنا تعلق قائم رکھتی ہے۔ اسی طرح وُہ بھی ایک مقررہ نظام کے پابند ہیں۔ اور ان کی رفتار اور حرکت میں بھی کوئی خلل یا بدنظمی پیدا نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں زمین کے اجزا ترکیبی بھی وہی سمجھے جاتے ہیں۔ جو ان ستاروں کے ہیں۔ یعنی سب ایک ہی قسم کے مادوں سے مرکب ہیں۔ اور سب کا خمیر ایک ہی ہے۔ پس جب ہماری زمین اور ان کروں کی اصل اور اساس ایک ہی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہمارے کرہ پر تو آبادی موجود ہو۔ اور باقی تمام کرے آبادی سے محروم ہوں ویران سنسان۔ مردہ اور غیر آباد ہوں ؎

ستاروں میں زندگی کو تسلیم نہ کرنے والے گروہ کا یہ خیال کہ زندگی کے لئے جن شرائط ولوازمات کی ضرورت ہے وُہ ستاروں میں موجود نہیں۔ اس لحاظ سے بھی باطل ٹھہرتا ہے کہ اس امر کا ان کے پاس کوئی یقینی اور قطعی ثبوت نہیں کہ ستارے ان لوازمات زندگی سے محروم ہیں بہت ممکن ہے کہ تمام وہ ضروری چیزیں جو زندگی کے قیام کے لئے ناگزیر ہیں۔ وہاں بھی موجود ہوں لیکن ان کی تحقیق نہ ہوسکی ہو۔ اور انسان کی رسائی وہاں تک نہ ہوئی ہو جہاں پہونچکر یہ معلوم کرسکے۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ جو لوازمات اس زمینی زندگی کے قیام کیلئے ضروری ہوں وہی دوسرے ستاروں میں بھی زندگی کے قیام کیلئے ضروری ہوں ہوسکتا ہے ستاروں کی فضا زمین کی فضا سے مختلف ہو۔ کیونکہ گو ان کے مرکبات اور ان کے ترکیبی اجزا ایک ہی ہیں۔ لیکن آفتاب سے ان کی دوری یا نزدیکی اور زیادتی یا کمی عمر نے اختلاف پیدا کردیا ہو ؎

پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ وہاں زندگی کی کیفیت و ماہیت وہی ہو۔ جو زمین پر ہے۔ اور وہاں اسی قسم کی مخلوق پائی جائے۔ جو زمین میں نظر آتی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے وہاں کے اجسام مختلف قسم اور نوع کے ہوں۔ وہاں کی مخلوق کے اعضاء وجوارح اور ان کی بناوٹ کچھ اور ہی ہو۔

علاوہ ازیں سائنس کی تحقیقات جدیدہ بھی اسی نظریہ کی تائید کرتی ہیں۔ کہ ہر ذی روح کے لئے ضروری نہیں۔ کہ اس کی زندگی یکساں شرائط کے ساتھ وابستہ ہو۔ چنانچہ پہلے عموماً یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ کوئی ذی روح شے سنٹی گریڈ کی سو درجہ کی حرارت میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ لیکن اب تجربات نے ثابت کردیا ہے۔ کہ بعض جراثیم سو درجہ سنٹی گریڈ کی حرارت میں بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ کھولتے ہوئے پانی میں بھی بعض جراثیم کا زندہ رہنا مسلم ہے۔ اسی طرح پہلے عموماً یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ صفر درجہ یا اس سے کم خنکی میں کوئی ذی روح شے زندہ نہیں رہ سکتی لیکن اب یہ بات بھی غلط ثابت ہوچکی ہے۔ چنانچہ بعض جراثیم ایسے ہیں جو برف میں بھی نہیں مرتے۔ پھر کہتے ہیں ایک کیڑا جسے اردو میں سمندر اور انگریزی میں Salamander کہتے ہیں آگ میں پیدا ہوتا ہے۔ جہاں ایک مدت تک مسلسل آگ جلتی رہے۔ وہاں اس کی پیدائش بتائی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس جاندار کی زندگی ہی آگ پر منحصر ہے۔ اسے آگ سے باہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکال لو تو فوراً مر جاتا ہے۔ اسی طرح ایک مچھلی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ریگستانوں کی تپتی ہوئی ریت میں رہتی ہے۔ اور اسے سقنقور کہتے ہیں غرض سائنس کی تحقیق اور اس کے علاوہ بعض لوگوں کا مشاہدہ ثابت کرتا ہے۔ کہ زندگی کے لوازمات ان لوازمات سے جو اس زمین پر ذی روح اشیاء کی زندگی کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ مختلف بھی ہو سکتے ہیں۔ اور جب خود زمین پر مخلوقات کا جسمانی و ظاہری اختلاف بالکل نمایاں ہے تو یہ بات کیونکر تسلیم کی جا سکتی ہے کہ ستاروں کی مخلوق زمینی مخلوق سے مختلف نہیں ہو سکتی۔

اس نظریہ کے حامی تو یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ جب ظاہری اعتبار سے زمین اور ستاروں میں کوئی فرق نہیں اور پھر یہ بھی نہیں کہ زمین تمام ستاروں سے جسامت میں بڑی ہے۔ یا سب سے زیادہ قدیم ہے۔ بلکہ جہاں بعض ستارے اس سے بڑے ہیں۔ وہاں بعض اس سے زیادہ قدیم بھی ہونگے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ ان ستاروں کی آبادی بھی زیادہ قدیمی اور زیادہ ترقی یافتہ ہو۔

غرض یہ وہ خیالات ہیں۔ جو اس نظریہ کے مؤیدین کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ ستارے بھی زندہ مخلوق سے محروم نہیں۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے اپنی شان ربّ العٰلمین اور ربّ السمٰوٰت والارض بیان فرمائی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ بہت سے عالموں کا پیدا کرنے والا اور ان کا پروردگار ہے۔ لہذا اس لحاظ سے بھی اسی نظریہ کو تقویت پہنچتی ہے۔ کہ اس زمینی مخلوق کے علاوہ اور بھی مخلوقات ہیں۔ اور ہماری اس زندگی کے علاوہ اور بھی زندگیاں ہیں۔ اس مسئلہ پر اگر اہل علم دوست از روئے اسلام زیادہ روشنی ڈال سکیں۔ تو ضرور توجہ فرمائیں ٭

مولوی محمد علی صاحب اور ترجمۃ القرآن

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین نے بحیثیت ملازم صدر انجمن احمدیہ قادیان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے فرمائے ہوئے درس القرآن میں تصرف کر کے ترجمۃ القرآن کی صورت میں ترتیب دیا۔ نیز اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ مگر خلافت ثانیہ سے بغاوت کر کے اپنے تصرف میں ناجائز طریق پر لا کر اپنی ملکیت قرار دیا اور پھر لاہور کی انجمن کے سرمایہ سے اس کو طبع کر کے اس کی آمدن سے ½ حصہ کے مالک بن گئے۔

اب آپ کے عقائد کی صحت اور اخلاق حسنہ کے ثبوت کا معیار آپ کا ترجمۃ القرآن قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ آپ نے ترجمہ کیا۔ لہذا آپ ہر امر میں صادق ہیں۔ ولی اللہ ہیں۔ خدا کے پیارے ہیں۔ اور آپ کے عقائد درست ہیں۔ اس کے مقابلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس لئے باطل پر ہیں۔ اور ان کے عقائد اس لئے غلط ہیں کہ آپ نے اپنے نام سے کوئی ترجمہ یا تفسیر شائع نہیں کی۔

آئیے ذرا جناب امیر صاحب کے اس معیار کو پرکھ کر دیکھیں کہ کیا کسی کی صداقت اور حقانیت کی دلیل ترجمہ اور تفسیر قرآن ہو سکتی ہے یا نہیں سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم کی کوئی تفسیر نہ فرمائی نہ حضرت ابو بکر رضؓ صدیق حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت عثمان رضؓ حضرت علی رضؓ کوئی تفسیر القرآن لکھ گئے۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد اور اولیاء اللہ میں سے حضرت عبدالقادر گیلانی نے کوئی تفسیر نہ لکھی خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی ترجمۃ القرآن اور تفسیر القرآن نہ لکھی۔ اور نہ حضرت نور الدین اعظم نے ایسا کیا۔

ترجمۃ القرآن انگریزی و اردو اور سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایسے زبردست کام ہیں جو صرف ۱۳ سو سال میں جناب مولوی صاحب کو نصیب ہوئے۔ اور بڑوں بڑوں کو خدا تعالےٰ نے اس سعادت سے محروم رکھا۔ پس جن جن سے یہ کام نہ ہو سکا اس کے بالمقابل آپ کو بفضلہ تعالےٰ عظمت اور فوقیت حاصل ہے۔ کیوں پیغامیو! یہ دلیل درست ہے یا غلط۔

دوسری طرف جب ہم دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی میں شائع کی۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اردو میں پھر غزنویان امرتسر نے مترجم حمائل شائع کی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پٹیالوی نے اردو اور انگریزی دونوں میں شائع کر کے نہایت ارزاں فروخت کی۔ وہ کسی انجمن سے ترجمہ کرتے وقت تنخواہ نہ لیتا تھا۔ بلکہ اپنی گرہ سے اس نے سب اخراجات طبع برداشت کئے۔ پھر اردو تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل بھی لکھے۔ اس کے مقابلہ میں مولوی محمد علی صاحب نے تنخواہ لے کر ترجمہ کیا۔ ایک انجمن کے سرمایہ سے شائع کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر بالکل اڑا دیا۔ پھر انگریزی ترجمہ مولانا مارما ڈیوک پکتھال نے بھی کیا۔ عبداللہ یوسف علی صاحب بھی کر رہے ہیں۔ ابو الفضل احسان اللہ عباسی نے بھی کیا۔ ڈاکٹر سمتھ اور پادری سیل وغیرہ نے بھی کیا۔

جناب امیر صاحب پیغام کو ترجمہ قرآن پر بڑا ناز ہے اور وہ بار بار اس پر اتراتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر زبان طعن دراز کر چکے ہیں۔ حالانکہ حضور کے خدام کئی ترجمہ شائع کر چکے ہیں۔ چنانچہ ہمارے مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے صرف اپنی سعی اور کوشش سے گورمکھی اور ہندی میں دو ترجمے شائع کئے اور نہایت ارزاں قیمت پر دئے۔ بلکہ بہت سے مفت تقسیم کئے۔ نیز انہوں نے سکھوں اور ہندوؤں کے واسطے حضرت محمد رسول اللہ کی سوانح عمری بھی شائع کی۔ اور صرف ۱۲ قیمت رکھی۔ کوئی تجارت مد نظر نہ تھی۔

غیر مبائعین ذرا غور تو کریں کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشا یہی ترجمۃ القرآن تھا۔ جس میں خاتم النبیین کے معنے آپ کے بیان کردہ معانی کے مخالف بیان کئے گئے ہیں۔ اور آیت ماکنا معذبین حتیٰ نبعث کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تمسخر اڑایا گیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ مانکر سر سید احمد خاں کو سچا قرار دیا اور حضرت احمد علیہ السلام کی تکذیب کی ہے۔ کیونکہ آپ کا فیصلہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلا باپ پیدا ہوا ہے جو ان کو بلا باپ نہ مانے وہ دہریہ اور نیچری ہے۔

پھر جناب امیر صاحب کی تفسیر میں حضرت احمد علیہ السلام کی مخصوص باتوں میں سے کونسی موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خاص معارف قرآن کھلتے تھے جناب امیر صاحب کی تفسیر میں کون سے مخصوص معارف ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ تھا کہ مجھے علم زبان عربی دیا گیا۔ جناب امیر کو کس قدر نصیب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ تھا کہ خدا نے مجھے اپنے مکالمہ سے مشرف کیا ہے اور مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ جناب امیر کو اس سے کیا حصہ ملا ہے۔ جہاں تک ہمارا مشاہدہ اور تجربہ ہے وہ دعا کی قبولیت اور دعا کرتے کرانے اور الہامات و مکاشفات سے نہ صرف محروم بلکہ منکر ہیں۔ ان سے عبدالحکیم ڈاکٹر ہی اچھا رہا۔ جس نے ان امور کا ذکر اپنی تفسیر القرآن میں بار بار کیا ہے۔

(قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور)

جناب مولوی ابو العطاء صاحب کا اڑیسہ میں دورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیرنگ میں ورود

جناب مولوی ابو العطاء صاحب مبشر شام۔ ۱۹ اکتوبر کی صبح کو کٹک سٹیشن پر پہنچے۔ یہاں سے جناب امیر صاحب جماعت ہائے اڑیسہ اور خاکسار آپ کے ساتھ ہو گئے۔ اور براہ خوردہ دوپہر کے وقت موضع کیرنگ میں پہنچے۔ اور احباب جماعت سے ضروری امور کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔

دوسرے دن صاحب موصوف نے احمدی نوجوانوں اور بچوں کے ورزشی کرتبوں۔ اور جماعت کے عہدیداروں کی کارگذاری کا معائنہ کیا۔ بعد ظہر جماعت "جان نثاران احمدیت" کے قریباً ایک درجن ممبروں نے اردو اور اڑیہ زبان میں عمدہ مضامین زبانی سنائے۔ پھر مسجد میں انصار اللہ کے ۱۵ مقررین نے مختلف مضامین پر تقریریں کیں۔ جن کو حسن خان صاحب (سابق طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان) تعلیم دے رہے ہیں۔

مغرب کے قریب "ینگ مین" کے ۵ مقررین نے دلچسپ لیکچرز دیئے جو کہ مولوی سید صمصام علی صاحب کے زیر تعلیم ہیں

مغرب کے بعد مسجد میں جماعت کے احباب جمع ہوئے۔ اور صاحب موصوف نے سوا گھنٹہ تک خلافت حقہ اور دیگر نصائح پر مشتمل تقریر فرمائی۔

کٹک میں ورود

۲۱ اکتوبر کی صبح کو کیرنگ سے روانہ ہو کر دوپہر کے وقت واپس کٹک سٹیشن پر پہنچے۔ جماعت کے احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔ بعد مغرب جماعت اڑیسہ پراونشل کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں جناب مولوی صاحب نے ایک گھنٹہ عالمانہ تقریر فرمائی۔ حاضرین میں سونگڑہ۔ کندراپاڑہ۔ بھدرک۔ پوری کے نمائندے بھی موجود تھے رات کے ۱۲ بجے کی گاڑی سے صاحب موصوف واپس قادیان روانہ ہو گئے۔

الغرض جناب مولوی صاحب نے کیرنگ اور کٹک کی جماعتوں اور دوسری جماعتوں کے نمائندوں میں کافی بیداری پیدا کر دی۔ اور تھوڑے سے وقت میں بہت سا کام کر کے ہمیں شکریہ کا موقعہ بخشا۔ اڑیسہ کی دوسری جماعتیں مولوی صاحب کی تقریروں کی بہت مشتاق تھیں۔ اور ان کی خواہش تھی۔ کہ مولوی صاحب ان کے ہاں جاتے اور انہیں بھی مواعظ حسنہ سے مستفیض کرتے۔ مگر بوجہ مجبوری نہ جا سکے۔

قریشی محمد حنیف قمر سکرٹری تبلیغ

شادی و شکرانہ فنڈ کی وصولی

مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۷ء میں منجملہ اور تجاویز کے جن سے صدر انجمن کی آمد کو بڑھانا مقصود تھا۔ ایک یہ تجویز تھی۔ کہ چونکہ خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح۔ شادی۔ ولیمہ کے موقعہ پر۔ کوئی امتحان پاس کرنے پر۔ بچوں کی ولادت پر۔ یا کسی اچھی ملازمت کے ملنے پر۔ یا ترقی تنخواہ کے موقعہ پر ہر شخص خوشی سے کچھ نہ کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت سے شادی اور شکرانہ فنڈ میں روپیہ وصول کیا جایا کرے۔ تمام عہدہ داران جماعت احمدیہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اس قسم کی خوشی کے مواقع پر شادی و شکرانہ فنڈ حسب حیثیت وصول کر کے جمع شدہ رقم کو مرکز میں روانہ فرمایا کریں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ایک مفید کتاب کے متعلق اعلان

احمدیہ لٹریچر میں کوئی ایسی کتاب نہ تھی جو دوسرے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک ایسا تعارف کرا سکے۔ جس سے وہ جماعت کے حالات اور اس کے تبلیغی کام سے آگاہ ہو سکیں۔ اس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ایک کتاب "جماعت احمدیہ" کے نام سے زیر طبع ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب چھپ کر تیار ہو جائے گی۔ اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ اور دیگر اسلامی فرقوں میں کیا فرق ہے۔ اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونا کیوں ضروری ہے۔ ایسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت اولیٰ و خلافت ثانیہ کے حالات۔ جماعت احمدیہ کی امتیازی تعلیم اور اس کی خصوصیات اس کی تبلیغی سرگرمیوں۔ غیر ممالک میں تبلیغی مرکز۔ اور سلسلہ کے جدید انتظامات اختصار مگر عمدگی کے ساتھ تحریر کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب اپنے اندر ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ جو غیر از جماعت احباب سے سلسلہ احمدیہ کا تعارف کرانے اور ایک حد تک تبلیغ میں بھی انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہو گی۔ احباب جماعت اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔ عام اشاعت کے پیش نظر قیمت کا اندازہ صرف ۳ر ہے۔ جو جماعتیں یا احباب زیادہ نسخے اسے منگوانا چاہیں۔ وہ دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں جلد ہی اس کی اطلاع دیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ضروری اطلاع

چودھری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال۔ صوبہ سندھ کا دورہ ختم کر کے ضلع ڈیرہ غازی خان۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ بہاولپور کی انجمنوں کا دورہ شروع کرنے والے ہیں۔ عہدہ داران جماعت مقامی کو چاہیئے۔ کہ ان کے کام میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد۔ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ڈھائی روپے دیگا۔

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجیئے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

تحفہ کشمیر

پشمینہ فی گز ۵ سے ۶ روپے۔ خالص اونی کشمیرانی تھان درجہ اول ۶ درجہ دوم لکغر شال پشمینہ ۵ سے ۵ لوئی خودرنگ دوہری درجہ اول ۵ درجہ دوم ۴ رلوئی ایک بری خودرنگ ۵ لوئی ایک بری سفید ۵ زعفران مونگرہ فی تولہ ۴ درجہ دوم ۳ زیرہ سیاہ فی سیر ۴ بنفشہ فی سیر ۴ سلاجیت فی تولہ ۴ محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر جی ایم مینیجر شال ایجنسی سوپور کشمیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ محشر خیال دہلی کا نمونہ مفت

منگا کر خریدار ہو جائیے نمونہ طلب کرنے کیلئے

محشر خیال دہلی پتہ کافی ہے

نو ایجاد گھڑی

جس کو دیکھ کر دنیا کو حیرت ہو رہی ہے

یہ زنانہ رسٹ واچ جسکو دنیا عجائبات میں شمار کر رہی ہے۔ عورتوں کی جان ہے۔ ٹن سے ذرا بڑا سائز ہے۔ گولڈن کیس ہے۔ بہت خوبصورت ڈائل ہے کلائی پر قیمتی گھڑی کا مقابلہ کرتی ہے۔ بہت مضبوط پرزے لگائے گئے ہیں۔ چال کی ایسی سچی کہ ایک منٹ کا فرق نہیں دیتی دنیا کو تعجب اس بات پر ہو رہا ہے۔ کہ اس قدر شاندار گھڑی اتنی کم قیمت میں کیونکر فروخت کی جارہی ہے۔ یہ ایک راز ہے ولایت والوں کا کہ اپنی چیز کو شہرت دینے کیلئے اور ریکارڈ قائم کرنے کے لئے لاکھوں روپے کا نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس کے بعد کماتے ہیں۔ چنانچہ یہ گھڑیاں بھی لاکھوں روپے کے نقصان کے ساتھ فروخت کی جارہی ہیں۔ کمپنی کی اس شہرت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس نو ایجاد اور فیشن ایبل گلیمیس رسٹ واچ کو خرید کر دل خوش کیجئے۔ ناپسند ہو تو واپس کی جاوے گی۔ بہت تھوڑی تعداد میں رہ گئی ہیں چند دن میں ختم ہو جانے کے بعد ایکسو روپے کو بھی نہ ملے گی۔ قیمت فی عدد معہ بہترین اسٹراپ (تسمہ) اور بکس چھ روپے آٹھ آنہ محصولڈاک۔ ایک سے لیکر تین تک، ساتھ آنہ لگتا ہے

گھڑیوں کے مشہور تاجر

بی کے برادرس اینڈ کو ۵۵ فولاد خان اسٹریٹ دہلی

چارہ کترنیکی مشین (پنجابی ٹوکہ رجسٹرڈ)

پنجاب کا محنتی زمیندار ہمیشہ پنجابی ٹوکہ رجسٹرڈ کا استعمال کرتا ہے۔

کیونکہ (۱) یہ سبک اور ہلکا چلتا ہے۔ (۲) مضبوطی اور پائیداری میں بے نظیر ہے۔ (۳) قیمت مقابلتاً بہت کم مقرر ہے۔ (۴) خشک و سبز چارہ حسب منشا موٹا و باریک کتر کر منٹوں میں ڈھیر لگا دیتا ہے۔ (۵) اس کا ہر پرزہ ماہر فن انجینیرز کی زیر نگرانی بڑی احتیاط سے تیار کرایا جاتا ہے، آپ بھی تجربہ کریں اور فائدہ اٹھائیں۔

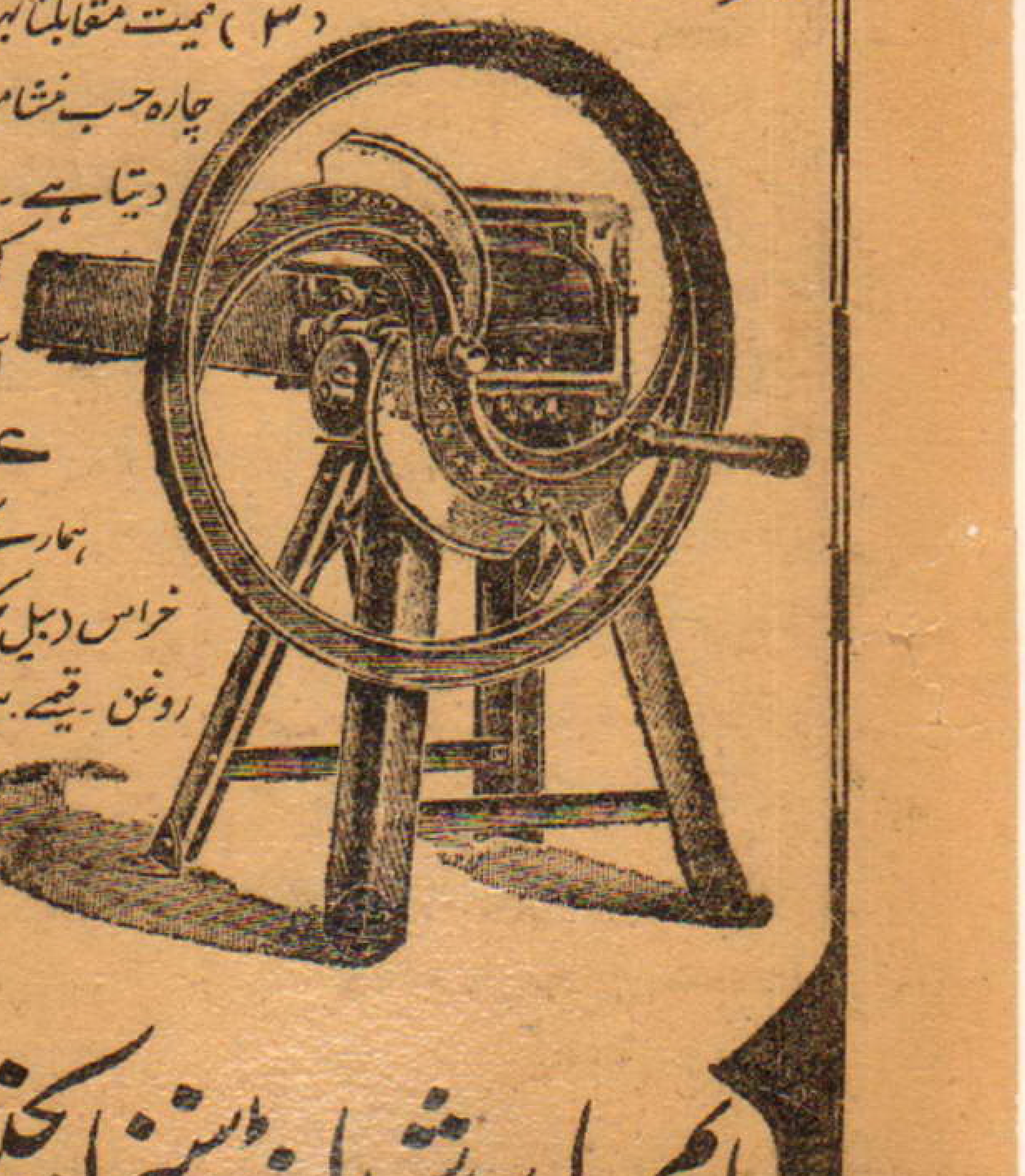

علاوہ ازیں

ہمارے کارخانہ میں شکر کے بیلنہ جات۔ آہنی خراس (بیل چکی) آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ بادام روغن۔ قیمے۔ سیویاں اور چاولوں کی مشین وغیرہ منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔ اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینیرز بٹالہ (پنجاب)

شادی ہوگئی!!!!! ← آپ جو چیز چاہتے ہیں!!!!! ← وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسکی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرایئے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاق مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مردانی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (۵) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۷ اکتوبر۔ آج ملک معظم نے پارلیمنٹ کا افتتاح کیا۔ جسے دیکھنے کے لئے ویسٹ منسٹر میں ایک جم غفیر جمع ہو گیا۔ ہز میجسٹی کے عہد حکومت میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ آپ نے پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے تخت سے تقریر پڑھ کر سنائی۔ ملک معظم نے تقریر میں اس امید کا اظہار کیا کہ وہ ہندوستان کی بھی سیر کریں گے۔

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ کل دوپہر کو چھ لگے زنیاں میں بم پھٹنے کا ایک خوفناک واقعہ ہؤا۔ جس کے نتیجہ میں اسلامیہ کالج کا ایک طالب علم مجروح ہؤا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مکان کی دوسری منزل میں بیٹھا مطالعہ کر رہا تھا۔ کہ کسی شخص نے اس پر بم پھینکا۔ پولیس نے بم کے ٹکڑوں پر قبضہ کر لیا ہے اور تحقیقات ہو رہی ہے۔

بجنور ۲۶ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے جس کے ذریعہ پولنگ سٹیشنوں سے ۲۰۰ گز کے فاصلہ کے اندر جلسے جلوس اور لاٹھیاں اور نیزے وغیرہ لے کر چلنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

شیخوپورہ ۲۶ اکتوبر۔ موضع کوٹلی متصل سانگلہ ہل سے سکھ مسلم فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ بعض نومسلموں کے گائے ذبح کرنے پر چند سکھوں نے ان پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں ۱۴ نومسلم مجروح ہوئے جن میں سے ایک اپنے زخموں کی وجہ سے جاں بحق ہو گیا۔

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے نے آج سر فضل حسین میموریل لائبریری کا سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کی۔ اور اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میرے لئے یہ امر نہایت اطمینان بخش ہے۔ کہ اپنی سیاحت لاہور کے دوران میں ہم کو اس تقریب میں شامل ہونے اور پنجاب کے اس جلیل القدر فرزند کی یاد میں اس خراج تحسین میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ مجھے سر فضل حسین سے گہری ذاتی شناسائی حاصل نہ تھی۔ اور نہ مجھے ان کے ساتھ بطور رفیق کام کرنے کی مسرت حاصل ہوئی۔ لیکن ان کی خدمت کے نمایاں ریکارڈ اور اس صوبہ اور ملک کی زندگی میں جو ممتاز حیثیت انہیں حاصل تھی۔ اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔ انہوں نے اپنی صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور جذبہ رفاہِ عامہ سے متاثر ہو کر حقیقی طور پر ممتاز خدمت انجام دی۔ اور آج ہماری چشم تصور ان کو بحیثیت ایک بڑے ماہر ایک بڑے ماہر تعلیم ایک بڑے پنجابی ایک بڑے مسلمان اور سب سے بڑھ کر ایک بڑے ہندوستانی کی حیثیت سے دیکھ رہی ہے۔

مدراس ۲۶ اکتوبر۔ حکومت میسور نے گذشتہ رات مسٹر کے ایف نریمان کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا۔ اور انہیں مدراس بھیج دیا ہے

امرتسر ۲۶ اکتوبر۔ "احسان" ۲۸ اکتوبر لکھتا ہے کہ احراریوں کی مسلم آزار روش کے نتیجہ میں امرتسر کے بہت سے احراریوں نے احرار سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ امرتسر کی تمام مسلم پبلک میں احرار کی موجودہ روش سے اظہار بیزاری کیا جا رہا ہے۔

کانپور ۲۶ اکتوبر۔ کاٹن ملز کے مزید ۳ ہزار مزدور ہڑتالیوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور اب ہڑتالیوں کی تعداد ۷ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ دوسرے کارخانوں میں بھی ہڑتال ہو جانے کا خطرہ ہے۔

بیت المقدس ۲۶ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فلسطین میں رات کے وقت ریل گاڑیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے سورج غروب ہوتے ہی تمام بازار سنسان ہو جاتے ہیں۔ بیت المقدس کے قریب عربوں نے ریلوے کی پٹڑی اکھاڑ دی

شنگھائی ۲۶ اکتوبر۔ جاپانی حملوں نے چینی پوزیشنوں خصوصاً ناچنگ کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ ایک چینی نمائندہ نے تسلیم کیا ہے کہ جاپانیوں نے ناچنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

مدراس ۲۶ اکتوبر۔ آج صبح راجہ وجیانگرم اپنے مکان میں انتقال کر گئے۔ وہ بہت عرصہ سے بعارضہ تپدق بیمار تھے۔ معلوم ہؤا ہے کہ انہوں نے مکان کے برآمدے سے دماغی پریشانی کی حالت میں چھلانگ لگا کر اپنے آپ کو ہلاک کیا۔

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ "ملاپ" نے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ یونینسٹ پارٹی میں سکندر جناح پیکٹ کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور ٹوانہ گروپ اس سے علیحدہ ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق سید افضال علی حسنی سکرٹری یونینسٹ پارٹی نے اعلان شائع کرایا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ مجھے آنریبل میجر ملک خضر حیات خان ٹوانہ اور نون ارکان کی طرف سے یہ شائع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ "ملاپ" کی شائع کردہ سرزہ سرائی میں ذرہ بھر صداقت نہیں۔ چونکہ ملاپ کی عادت ہو چکی ہے۔ کہ ایسے تمام امور کو ٹوانہ اور نون ممبروں کی طرف منسوب کرتا ہے۔ لہٰذا وہ غور کر رہے ہیں کہ انہیں توہین کی اس دائمی تحریک کے خلاف کونسا قانونی اقدام اختیار کرنا چاہیئے۔

دہلی ۲۱ اکتوبر۔ بجنور سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حافظ محمد ابراہیم کانگرسی امیدوار کی حمایت میں ایک موقع پر اللہ اکبر سن کر پنڈت جواہرلال نہرو بہت جز بز ہوئے۔ کارکنوں کے بازوؤں پر بلے دیکھ کر جن پر اللہ اکبر لکھا ہؤا تھا وہ اور بھی زیادہ آگ بگولا ہو گئے۔ رضاکاروں نے وہ بلے اتار کر صدر کانگرس کے غصہ کو ٹھنڈا کیا۔

امرتسر ۲۶ اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱ آنہ ۳ پائی سے ۱ روپیہ ۶ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۵ آنے سے ۷ روپے ۱۱ آنے کپاس ۴ روپے ۱۵ آنے روئی ۱۱ روپے ۱۲ آنے سونا ۳۵ روپے ۱۰ آنے چاندی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

کلکتہ ۲۶ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس پنڈت جواہرلال نہرو کی صدارت میں شروع ہؤا گاندھی جی کے علاوہ دیگر سرکردہ کانگرسی بھی شریک ہوئے۔ پنڈت جواہرلال نہرو نے سب سے پہلے صورت حالات پر مختصر تبصرہ کیا۔ اور کانگرسی وزراء کی کارکردگی اور بعض دیگر مسائل کے متعلق کمیٹی کی رائے طلب کی۔

کلکتہ ۲۶ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج رات مسٹر گاندھی ڈاکٹر ٹیگور سے ملاقات کریں گے۔ اور اس کے بعد کل مسٹر فضل الحق وزیر اعظم سے ملاقات کریں گے۔

ویلنشیا ۲۶ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بارسلونا کے نزدیک سرکاری افواج نے دو اطالوی طیاروں کو گرا لیا۔ ان میں سے ایک طیارہ تو سمندر میں گرا اور دوسرا خشکی پر گر کر پاش پاش ہو گیا اور اس کے پانچوں سوار ہلاک ہو گئے

کلکتہ ۲۶ اکتوبر۔ آج شام آل انڈیا کانگرس سوشلسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس مسٹر سبھاش چندر بوس کی اقامت گاہ پر منعقد ہؤا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسٹر مسانی کے اس نظریہ کی تائید کی جائے کہ کانگرسی وزارتیں سیاسی قیدیوں اور نظربندوں کو رہا کرنے اور متشددانہ قوانین کو منسوخ کرانے میں ناکام رہی ہیں بجٹ کے دوران میں حکومت مدراس کے اقدامات

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی